عِلم وعمَل

ٹی آرسی کی جانب سے ششماہی تعلیمی جریدہ

جولائی - دسمبر ۲۰۰۷ء

جلد نمبر ۳، شمارہ نمبر ۲

اس شمارے میں

سرگرم سیکھنے کا عمل

تعلیمی سرگرمیوں پر مشتمل جریدہ جو ریاضی اور زبان کے اسباق میں جان ڈال دے گا اور سیکھنے کے بہترین تجربات مہیا کرے گا۔

Teachers' Resource Centre

فہرست

اداریہ ۱

سرگرم سیکھنے کا عمل: بامعنی تدریس ۲

سیکھنے کا فعال عمل ۵

تشبیہات ۹

زبان کی فعال تدریس اور لائبریری ۱۱

علم و عمل

عذرا عقیل

پرنسپل، کراچی کیمبرج اسکول

ڈیوڈ فورڈ

مڈل ایئرز کوآرڈینیٹر، دی انٹرنیشنل اسکول

مہناز محمود

ڈائریکٹر پروگرام ڈویلپمنٹ، ٹی آرسی

ماریہ حق

ایڈمینسٹریٹر، مسز حق اسکول (جونیئر برانچ)

نگہت حسن

ممبر، ٹریننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ٹیم، ٹی آرسی

ربیعہ مینائی

ایڈمینسٹریٹر، دی اے ایم آئی اسکول

معزز قارئین

اسلام علیکم

آپ کو اسکول میں پڑھے ہوئے کتنے سبق یاد ہیں؟ ہم نے یہ سوال دفتر میں موجود چند ساتھیوں سے پوچھا جنھیں اسکول چھوڑے ایک عرصہ ہوچکا تھا۔ جواب مختلف تھے لیکن وہ بہت کچھ بتا رہے تھے۔ اشارہ ایک ہی سمت تھا۔ کسی نے شیکسپیئر کے مشہور ڈرامے Macbeth میں Banquo کی روح کا تذکرہ کیا جو کردار کو ستانے آتی ہے اور یہ بتایا کہ یہ سین ان کی کلاس نے ایک ڈرامے میں ادا کیا تھا۔ ایک اور دوست نے اینٹ کا وزن ناپنے کے تجربے کا ذکر کیا جو انھیں پریکٹیکل کی کلاس میں کروایا گیا تھا۔ پھر ایک دوست نے ہاتھوں کی ان حرکات کو یاد کیا جو انھیں ایک نظم کی یاد دہانی کی غرض سے کرکے دکھائی گئی تھیں۔ جیسے کہ بتایا گیا جوابات مختلف تھے لیکن ان میں ایک قدر مشترک تھی وہ یہ کہ یاد رہ جانے والی باتیں کسی کے اٹھ کر کلاس میں حرکات کرنے سے منسلک تھیں نہ کہ استاد کی پڑھائی، سکھائی ہوئی باتیں۔

رول پلے کرنا، تجربات کرنا یا ہاتھوں کی حرکات سے وضاحت کرنا جو دفتر میں موجود لوگوں کو برسوں سے یاد رہا، تمام فعال طریقۂ تدریس کی واضح مثالیں ہیں۔ لہٰذا یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہر کوئی ''کچھ کرکے'' زیادہ بہتر طریقے سے سیکھنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

یہی نکتہ ہمارے زیرِ نظر فکروعمل اور اگلے شمارے کا فوکس رہے گا۔ اس شمارے میں ہم فعال طریقۂ تدریس کو کلاس میں زبان، خواندگی اور ریاضی کی تدریس کے مؤثر طریقے کے طور پر استعمال کرنے پر بحث کریں گے۔ اگلے شمارے میں سائنس اور معاشرتی علوم کی تدریس ہمارا محور رہے گی۔

زیرِنظر شمارے میں اس بات پر توجہ دی گئی ہے کہ آپ پر فعال طریقۂ تدریس کا نظریہ مؤثر طریقے سے وضاحت کے ساتھ پیش کیا جاسکے۔ یعنی یہ کہ سیکھنے میں آسانی ہوتی ہے جب سیکھنے والے سکھائی جانے والی بات یا چیز کو سرگرمی کے عمل یا تمثیل اور دیکھ کر یاد رکھنے والی یادوں کے ساتھ جوڑ سکیں۔ یہ بھی ذہن نشین رہنا چاہیئے کہ سکھائی جانے والی بات کا تعلق ہمارے اردگرد کے حالات سے مطابقت رکھتا ہے۔ اس شمارے میں شامل پہلا مضمون ان ہی تصورات کو واضح کرتا ہے۔ باقی شمارہ ایسی سرگرمیوں کی نشاندہی کرتا ہے جنھیں کلاس میں باآسانی ادا کیا جاسکتا ہے۔ مزید برآں، روائتی طریقۂ تدریس سے ہٹ کر فعال طریقۂ تدریس کے متعلق عملی ہدایات بھی شامل کی گئی ہیں۔ لہٰذا درسی کتابوں سے ہٹ کر کلاس میں سرگرمی کے عمل کے تحت سکھانے کے طریقے بیان کیئے گئے ہیں۔

ان تجاویز پرعمل کرکے مؤثر طور پر فعال طریقۂ تدریس کا استعمال کیا جاسکتا ہے جو سکھانے کے عمل کو نئے معنی دے سکتا ہے اور سیکھنے کے عمل کو بھی پسندیدہ بنا سکتا ہے۔ اس کا آغاز زبان کی تدریس، خواندگی اور ریاضی کے شعبوں میں وضاحت کے لئے نہایت موزوں رہے گا۔ آپ میں سے بیشتر ان تجاویز کو روائتی طریقۂ تدریس کے شانہ بشانہ اپنا کر استعمال کرسکتے ہیں، بالخصوص ریاضی اور زبان کی تدریس کے لئے جو اس شمارہ کا مقصد ہے۔

اگر آپ کی نظر میں آپ کے کچھ طالبعلم ریاضی اور کچھ زبان سیکھنے کے شعبہ میں کمزور ہیں تو اس شمارے میں موجود تجاویز ان کی اس کمزوری کو دور کرنے میں بھی معاون ثابت ہوں گی۔ علم وعمل آپ کو ایسی سہولتیں باہم پہنچانے کے لئے ہمیشہ کوشاں رہتا ہے۔

ہمیں آپ کے مشوروں اور گراں قدر رائے کا ہمیشہ کی طرح انتظار رہے گا۔

اداریہ ٹیم

سرگرم سیکھنے کا عمل : بامعنی تدریس

چھوٹے بچے اس وقت بہتر انداز سے سیکھتے ہیں جب وہ کچھ کر رہے ہوں ۔ لیکن صرف چھوٹے بچے ہی فعال یا سرگرم سیکھنے کے عمل کے لامحدود فوائد سے استفادہ حاصل نہیں کرتے، بڑے بھی اس میں شامل ہیں۔

مہناز محمود

کیا آپ کنفیوشس کے قول سے واقف ہیں جو اس نے ۲۴۰۰ سال پہلے کہا تھا؟

جو میں نے سنا، میں بھول گیا
جو میں نے دیکھا، مجھے یاد رہا
جو میں نے کیا، مجھے سمجھ میں آیا

سرگرم سیکھنے کے عمل کی کتاب: strategies to teach any subject (1996), Mel Silberman میں مصنف کہتے ہیں کہ یہ تین سادہ سے بیانات سرگرم سیکھنے کے عمل کی ضروریات کی پُرزور تائید کرتے ہیں۔ انھوں نے کنفیوشس کے قول کو تبدیل کرکے اسے 'سیکھنے کے عمل کا نظریہ' نام دیا ہے۔ اور وہ کچھ اس طرح سے ہے :

جو میں نے سنا، میں بھول گیا
جو میں نے سنا اور دیکھا، مجھے کچھ کچھ یاد رہا
جو میں نے سنا، دیکھا اور اس کے متعلق سوال پوچھے یا کسی سے بات کی مجھے سمجھ میں آیا
جو میں نے سنا، دیکھا، جس کے متعلق کسی سے بات کی اور میں نے وہ کام کیا مجھے معلومات اور مشق ہوئی
جو میں نے کسی اور کو سکھایا، اس میں مجھے مہارت ہوئی

کام کر کے سیکھنا :

چلئے صرف 'کرنے' کے عمل پر گفتگو کرتے ہیں ۔ بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ کام کر کے سیکھنے کا اصول صرف بہت چھوٹے بچوں پر لاگو ہوتا ہے۔ درحقیقت کام کر کے سیکھنا یا فعال/ سرگرم سیکھنے کا عمل ہر عمر کے افراد کے لئے یکساں سود مند ہے۔ فقط طریقۂ کار اور جو اشیاء استعمال کی جائیں ان میں فرق ہوتا ہے ۔ یہ اس بات پر منحصر ہے کہ ہم کس عمر کے گروہ سے

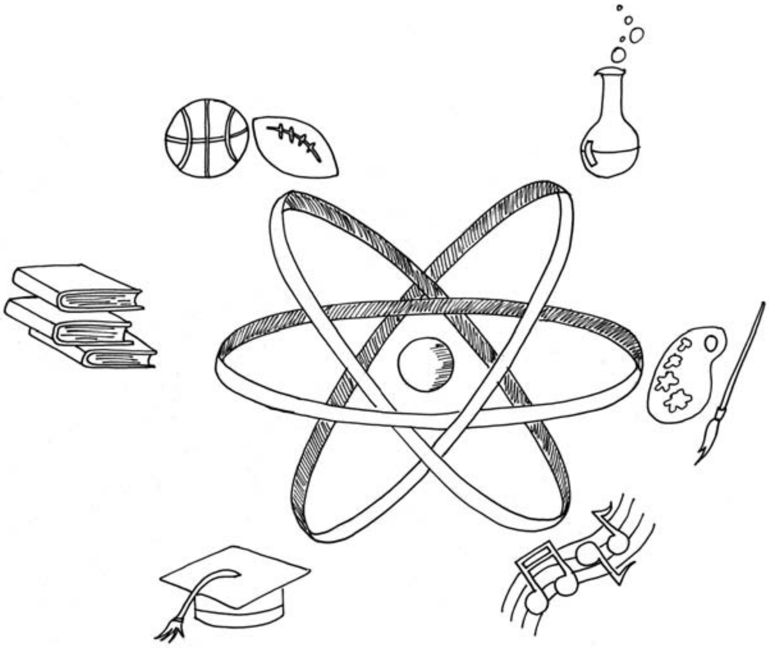

مخاطب ہیں۔ اس کی ایک مثال ٹی آر سی کی ورکشاپس بھی ہیں جہاں ہم سیکھنے کے سرگرم اصول کے تحت اساتذہ کو نئے تصورات اور طریقۂ تدریس سیکھنے میں مدد دیتے ہیں۔ تاہم اکثر جب ہم ورکشاپس کے تجزیاتی فارم دیکھتے ہیں تو ہمیں ٹیچرز شکایت کرتی نظر آتی ہیں کہ 'ورکشاپ میں سرگرمیوں کی تعداد کم تھی۔'

اب کچھ مثالیں دیکھتے ہیں کہ سرگرم سیکھنے کا عمل مختلف عمر کے بچوں پر کس طرح اثر انداز ہوتا ہے۔

کم عمر بچے اپنے تجربات اور حواس خمسہ کے ذریعے سے زیادہ مؤثر انداز سے سیکھتے ہیں۔ جب سیکھنے کے عمل میں عملی تجربات بھی شامل ہو جائیں تو بعد کے سیکھے جانے والے علوم/ مجرّد تصورات کے لئے مضبوط بنیاد پڑ جاتی ہے ۔ بچے اس وقت بہت اچھے طریقے سے سیکھتے ہیں جب وہ فعال یا سرگرم طالب علم ہوں۔

فعال یا سرگرم تعلیم کا مطلب یہ ہے کہ بچے سیکھتے وقت پورے چاق و چو بند ہیں ، وہ اپنی چیزیں خود بنا رہے ہیں ، بدل رہے ہیں اور حرکت کر رہے ہیں ، نہ کہ وہ چپ چاپ ساکت دیکھ یا سن رہے ہیں ۔ فعال تعلیم کا مطلب ہے کہ بچے کام میں مشغول ہیں اور آزادانہ چیزیں دریافت کر رہے ہیں۔ بچے اس وقت مستعدی سے سیکھتے ہیں جب انہیں کام کرنے کے لئے چیزیں دی جائیں ۔ مثلاً :

- مٹی میں پانی ملاتے ہوئے اور تبدیلی دیکھتے ہوئے۔
- قینچی کا استعمال کرتے ہوئے۔
- رنگ بھر کر اور ماڈل بنا کر اپنی ذات کا اظہار کرتے ہوئے۔
- پانی سے بھرے اسفنج کو نچوڑتے ہوئے۔
- اپنے اطراف کا کھوج لگاتے ہوئے؛ کسی جاندار یا بے جان کا روپ دھارتے ہوئے ، اپنے مشاہدات کا استعمال کرتے ہوئے اور جس دنیا میں رہتے ہیں اس کے بارے میں جانتے ہوئے۔

مختلف سرگرمیوں میں شریک ہونے سے بچے بہت سے تصورات اور رویے سیکھتے ہیں ، مل جل کر کام کرنے اور ایک دوسرے کی مدد کرنے کی صلاحیتیں پیدا کرتے ہیں۔ مختلف مہارتیں اور معلومات حاصل کرتے ہیں۔ وہ اپنے بارے میں، دوسروں کے بارے میں اور اپنے آس پاس کے حوالے سے اپنے اندر مختلف رویے پیدا کرتے ہیں۔

جب ہم سیکھنے کے فعال عمل میں سرگرم طریقے سے مشغول ہوتے ہیں تو ہم ذہنی و جسمانی طور پر شریک رہتے ہیں کیونکہ ہاتھ چالو تو دماغ چالو۔ بہت دیر تک صرف سننے کے عمل سے دماغ بھی سو جاتا ہے۔

چار صلاحیتیں

اسکاٹ لینڈ کے کریکولم فار ایکسیلنس (curriculum for excellence) کے تحت سرگرم سیکھنے کا عمل بچوں کے لئے علم کے حصول کے لئے ضروری مہارتیں ، معلومات اور مثبت رویے پروان چڑھانے میں سب سے مناسب طریقہ ہے ۔ یہ سرگرم سیکھنے کے عمل کو اس طرح بیان کرتا ہے کہ ایک ایسا سیکھنے کا عمل جو بچوں کو مصروف رکھتا ہے اور چیلنج قبول کرنے میں مددگار ہوتا ہے کہ وہ غور وفکر کرنے ، زندگی کے حقیقی اور تخیلی تجربات استعمال کرنے، علم حاصل کرنے کے موقعوں سے استفادہ حاصل کریں ۔ ایسا علم جو بیساختہ کھیل ، بامعنی اور طے شدہ کھیل، زندگی کے واقعات اور تجربات کے بارے میں تحقیق اور چھان بین پر مبنی ہو۔ علم سیکھنے کے عمل کی معاونت اور پھیلاؤ کے لئے ٹیچر بچوں کی سرگرمیوں کی نگرانی اور معاونت کرتی ہے۔

کریکولم یہ بتاتا ہے کہ سرگرم سیکھنے کا عمل نشوونما میں کس طرح سے مددگار ہوتا ہے، جسے یہ 'چار صلاحیتیں' کہتے ہیں۔ تمام اسکول اور اساتذہ کوششوں میں لگے ہوئے ہیں کہ ان کے بچوں میں یہ چاروں صلاحیتیں پروان چڑھیں۔ ہم یہی چاہتے ہیں کہ ہمارے بچے کامیاب طلبہ، پراعتماد شخصیت، ذمہ دار شہری اور انسان دوست بنیں ۔ یہ چار صلاحیتیں ان خصوصیات کا خلاصہ ہیں جو ایک ملک کی ترقی کی ضامن ہیں اور یقیناً یہ خواص آج ہمارے ملک کی بھی ضرورت ہیں۔ اگر ہم آج شروعات کر دیں تو بھی ہمیں ۱۵ سال کا عرصہ درکار ہے کہ ہمارے بچے بامعنی طریقوں یعنی سرگرم سیکھنے کے عمل کے ذریعے سے کچھ سیکھ سکیں اور معاشرے کے فعال شہری بن سکیں۔

اس کریکولم کے مطابق ابتدائی برسوں میں سرگرم سیکھنے کے عمل کے ذریعے سے ان چار صلاحیتوں کی نشوونما میں مختلف حوالوں سے مدد ملتی ہے۔

طلبہ میں ان صلاحیتوں کی نشوونما مندرجہ ذیل انداز سے ممکن ہے:

☆ **کامیاب طلبہ :**

اپنی تخیلی اور تخلیقی سوچ کا استعمال کرتے ہوئے ، نئے تجربات سے نمٹتے ہوئے اور ان سے سبق حاصل کرتے ہوئے، ضروری مہارتیں سیکھتے ہوئے؛ جیسے زبان اور خواندگی اور ریاضی۔

☆ **پراعتماد شخصیت:**

اپنی سرگرمیوں میں بہتری لاتے ہوئے، کام کی تکمیل پر فخر اور اطمینان محسوس کرتے ہوئے، ناکامیوں سے سیکھتے ہوئے، خطرات سے مؤثر طریقے سے نمٹتے ہوئے۔

☆ **ذمہ دار شہری:**

دنیا کو مختلف زاویوں سے پرکھتے ہوئے، کچھ دو اور کچھ لو کے اصول سیکھتے ہوئے، اپنی اور دوسروں کی عزت کرنا سیکھتے ہوئے، فیصلے لینے میں شریک ہوتے ہوئے۔

☆ **انسان دوست:**

دوسروں کے ساتھ کھیل کے دوران مختلف کردار ادا کرتے ہوئے، مسائل سے نمٹتے ہوئے، ابلاغ کی مہارتیں بڑھاتے ہوئے، گفتگو اور غور وفکر میں شریک ہوتے ہوئے، دوسروں کی رائے کا لحاظ کرتے ہوئے۔

بڑے بچوں کے لئے سرگرم سیکھنے کا عمل

وہی تصور...... 'کرنا' اس سے مراد کوئی بھی تعلیمی سرگرمی جس میں سیکھنے والا درحقیقت کچھ کر رہا ہوتا ہے۔ مثلاً جب طلبہ سے پانی کا بند ڈیزائن کرنے کے لئے کہا جاتا ہے تو یہ انجینئر نگ ہے، اگر وہ اسکول بینڈ میں شامل ہیں تو یہ میوزک کی تعلیم ہے، اور اگر وہ کسی تجربے میں شریک ہوتے ہیں یا تخلیق کرتے ہیں تو یہ قدرتی اور سوشل سائنس میں شمار ہوگا، اگر وہ کسی ادبی تخلیق کا تنقیدی جائزہ لیتے ہیں تو یہ ادب کہلائے گا، اگر وہ کسی علاقائی تاریخی ورثہ کی جانچ کرتے ہیں تو ظاہر ہے کہ یہ تاریخ کہلائے گی اور اگر وہ زبانی پیشکش دیتے ہیں تو یہ زبان اور ابلاغ/بات چیت کہلائے گی۔

'کرنا' براہ راست یا پھر بالواسطہ ہوسکتا ہے۔ کیس اسٹڈی، رول پلے، ڈرامائی کھیل اور سیمولیشن وغیرہ طلبہ کو بالواسطہ 'کرنے' کے عمل میں مشغول رکھنے کے طریقے ہیں۔ اگر ایک سیکنڈری اسکول کا طالبعلم پرائمری اسکول بینڈ سیکھنا چاہتا ہے تو وہ پرائمری اسکول جا کر براہ راست 'کرنے' کے عمل میں شریک ہوتا ہے۔ اس مقصد کے لئے بالواسطہ 'کرنا' یہ ہوگا کہ طلبہ کو شامل کر کے بینڈ تشکیل دیا جاتا ہے اور ایسا ماحول پیدا کیا جاتا ہے جس میں طلبہ رول پلے کے ذریعے پرائمری کے بچوں کی طرح اداکاری کرتے ہیں۔ اسی طرح بزنس کورس میں کیس اسٹڈی کے ذریعے فیصلہ لینے کے عمل کی سیمولیشن میں 'کرنا' کے عمل کا طریقۂ تدریس ہے۔

نتیجہ یہ نکلا کہ 'کام کر کے سیکھنا' اور سرگرم تعلیم درحقیقت ایک ہی ہیں۔ ریسرچ سے واضح ہے کہ سرگرم تعلیم بہتر انداز سے دماغ میں محفوظ رہتی ہے، دلچسپ ہوتی ہے اور سمجھ میں آتی ہے۔ سرگرم تعلیم کے طریقۂ کار ہمیں مواقع دیتے ہیں کہ ہم 'اپنے معنی خود اخذ کرسکیں' یعنی کہ جو کچھ ہم پڑھ یا سیکھ رہے ہیں اس کے بارے میں اپنے ذاتی تصورات قائم کرسکیں۔ اس تمام عمل کے دوران ہم جسمانی طور پر اپنے دماغ کے نیورل رابطے بنا رہے ہوتے ہیں، اس عمل کو 'سیکھنا' کہتے ہیں۔ غیر فعال طریقۂ کار جیسے سننے کے دوران ہم یہ رابطے نہیں بناتے۔

فعال طریقۂ کار:

- سیکھنے والے کو مکمل سمجھ پر تبصرہ کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے اور اسے درست کرنے کی حوصلہ افزائی کرتا ہے، مثلاً ایک دوسرے کی مدد کرنا۔
- استاد کو بھی موقع دیتا ہے کہ وہ یہ جانچ سکے کہ سیکھنے والوں نے کتنا سمجھا اور کس کو مدد کی ضرورت ہے۔
- غور وفکر اور سوچ کی مہارتیں پروان چڑھاتا ہے جیسے، جانچ، مسائل کا حل تلاش کرنا اور تجزیہ۔
- سیکھنے والوں کی مدد کرتا ہے کہ وہ اپنے علم کو حقیقی اور سودمند طریقوں سے کام میں لاسکیں اور اس کی اہمیت اور نتائج دیکھ سکیں۔
- سب کے لئے زیادہ دلچسپ ہیں!

ریسرچ اور سرگرم سیکھنے کا عمل

سرگرم سیکھنے کا عمل ہی کیوں استعمال کیا جائے؟

اس میں بہت وقت صرف ہوتا ہے اور ضائع بھی۔ طلبہ کو بورڈ کے امتحانات کی تیاری بھی کرنا ہوتی ہے۔ اور ہم ان سرگرمیوں پر مشتمل تدریس میں پڑ کر

سلیبس بھی مکمل نہیں کروا سکتے۔ یہ سب جانی پہچانی آوازیں ہیں۔ لیکن ریسرچ کچھ اور ہی کہانی سناتی ہے۔

۱۔ ریسرچ سے ظاہر ہوتا ہے کہ سرگرم سیکھنے کا عمل مؤثر ترین طریقۂ تدریس ہے۔ جب سرگرم طریقۂ تدریس کا موازنہ روایتی طریقۂ تدریس (جیسے لیکچر) سے کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ سرگرم طریقوں میں طلبہ زیادہ معلومات حاصل کرتے ہیں اسے زیادہ دیر تک یاد رکھتے ہیں اور جماعت میں دلچسپی لیتے ہیں۔ اس طریقۂ کار کے تحت طلبہ کو مواقع ملتے ہیں کہ وہ کلاس میں استاد اور ایک دوسرے کے ساتھ پڑھیں بجائے اس کے کہ وہ اکیلے ہی سب کچھ سمجھیں اور پڑھیں۔

۲۔ اگر سرگرم اور روایتی طریقۂ تدریس کا موازنہ تجرباتی گروپ (جو بااختیار ہو) اور بے اختیار گروپ (جس کا کنٹرول استاد کے ہاتھ میں ہو) سے کیا جائے تو سرگرم طریقۂ کار بہتر نتائج دیں گے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ تجرباتی گروپ اور بے اختیار گروپ دونوں کا تدریسی وقت برابر ہے۔ یہ ہر تعلیمی درجہ کے لئے بھی سچ ہے۔

چنانچہ سرگرم تعلیم اس وقت وقوع پذیر ہوتی ہے جب طلبہ کو مضمون اور موضوع میں شامل ہونے کے مواقع دیئے جائیں۔ بحیثیت استاد ہمیں چاہیئے کہ ہم بچوں کی حوصلہ افزائی کریں تا کہ وہ صرف معلومات حاصل کرنے کے بجائے اس میں اضافہ بھی کریں۔ ہمیں چاہیئے کہ سیکھنے کے عمل میں معاونت کریں نہ کہ بچوں کو سب کچھ رٹوائیں۔

References

Strong Foundations, A Guide for ECE Teachers. Mahenaz Mahmud. A TRC Publication (2002).

http://honolulu.hawaii.edu/intranet/committees/FacDevCom/guidebk/teachtip/active.htmhttp://trc.ucdavis.edu/TRC/ta/tatips/activelearning.pdf

سرگرم تدریس میں مدد کے لئے مزید معلومات اور ریسرچ کے لئے دیکھئے:

http://www.curriculumforexcellencescotland.gov.uk/buildingthecurriculum/Buildingthecurriculum2/index.asp

سرگرم سیکھنے کے عمل پر مزید معلومات کے لئے دیکھئے:

http://www.geoffpetty.com/activelearning.html
http://www.active-learning-site.com/sum1.htm

سیکھنے کا فعال عمل

نگہت حسن

بچے مختلف طریقوں سے سیکھتے ہیں اور ان کے سیکھنے کے انداز بھی مختلف ہوتے ہیں۔ فعال یا سرگرم سیکھنے کے عمل سے یہ مراد ہے کہ بچے کھیل ہی کھیل میں سیکھیں۔ وہ خود تجربات کریں، چیزیں دہرائیں یا مشق کریں، غلطیاں کریں اور اپنی غلطیوں سے سیکھنے کے عمل کی جانب خود اعتمادی سے آگے بڑھیں۔

اساتذہ کو چاہیئے کہ ہر مضمون کو سیکھنے کے فعال عمل کے تحت پڑھایا جائے۔ خواہ وہ مضمون سائنس ہو یا ریاضی یا پھر زبان۔ اس مضمون میں ہم فعال سیکھنے کے عمل کے حوالے سے زبان کی تدریس پر بات کریں گے۔

فعال / سرگرم سیکھنے کے عمل میں بچے جسمانی حرکات وسکنات کا استعمال کرتے ہوئے نئی آوازوں کو محسوس کرتے ہیں۔ ان کے بارے میں مزید جاننے کے لئے تجربے کرتے ہیں۔ جو بچے سن کر اور مشاہدہ کر کے سیکھنا پسند کرتے ہیں وہ دوسروں کو بولتے ہوئے دیکھ کر اور سن کر نئی زبان اپنے اندر جذب کرتے ہیں۔ رفتہ رفتہ ان کا اعتماد بڑھنے لگتا ہے حتیٰ کہ وہ جو سنتے ہیں اور دیکھتے ہیں اس پر ردِ عمل ظاہر کرنے لگتے ہیں اور پھر دوسروں کے ساتھ بات چیت اور کھیلوں یا ڈراموں میں حصّہ لینا شروع کردیتے ہیں۔

اردو یا کسی بھی زبان کی نشوونما کے لئے ہمیں چاہیئے کہ بچوں کو ایسے مواقع دیں جن کے ذریعے سے وہ صحیح زبان اور زیادہ سے زیادہ ذخیرہ الفاظ کا استعمال کرسکیں۔ اس مقصد کے لئے انھیں گیت، نظموں، کہانیوں اور کھیلوں کے تجربات سے گزارنا ضروری ہے۔ تدریس کے ان تمام طریقوں سے بچوں میں دلچسپی بڑھتی ہے کہ وہ آپس میں ایک دوسرے سے گفتگو کریں اور حوصلہ افزائی بھی ہوتی ہے کہ بات چیت کے دوران وہ نئے الفاظ کا استعمال اعتماد کے ساتھ کریں۔ آیئے تدریس کے ان طریقوں کے بارے میں مزید جاننے کی کوشش کریں۔

گیت اور نظمیں

بچے کسی بھی زبان کو اس کے الفاظ کی تکرار سے بھی سیکھتے ہیں۔ مختلف زبانوں میں مختلف سُر تال، نمونے، قافیے اور محاورے مشہور ہوتے ہیں۔ ان کا بہترین استعمال گیتوں اور نظموں میں نظر آتا ہے۔

سیکھنے کے ابتدائی مراحل (چھوٹی جماعتوں) میں اساتذہ کے لئے یہ نہایت اہم ہو جاتا ہے کہ بچوں کو سننے کی حِس (سماعت) کا استعمال کرنے کے زیادہ سے زیادہ مواقع دیں۔ سننے کی حس کی نشوونما کے لئے ایسی سرگرمیاں کروائی جائیں جن میں مختلف آوازوں کی شناخت اور ان کے درمیان فرق کرنا شامل ہو۔ ان سرگرمیوں کی مدد سے بچوں کو زبان کے مختلف مراحل سے گزرنے میں آسانی ہوگی اور وہ آوازوں کی گروہ بندی کر کے مختلف الفاظ اور جملوں کو معنی پہنا سکیں گے۔ بچے جو گیت اور نظمیں پڑھتے ہیں، وہ انھیں تمام عمر یاد رہتی ہیں۔ گیتوں اور نظموں کے ذریعے بچے بلا گرامر جانے مشکل زبان بھی رٹ لیتے ہیں۔ اس طرح زبان کی نشوونما کی مضبوط بنیاد پڑتی ہے اور زبان کے اگلے مراحل میں بچے ان مشکل الفاظ کو مزید جاننے کے لئے صحیح گرامر کا استعمال بھی سیکھ جاتے ہیں۔

کہانیاں

ابتدائی جماعتوں میں کہانیاں سنانے کا عمل زبان کی نشوونما کا بہترین ذریعہ ہے۔ بچے ایک کہانی پر کئی طرح سے عمل کرسکتے ہیں۔ وہ آواز، الفاظ اور جملے دہرا سکتے ہیں اور ان پر جسمانی حرکات وسکنات کے ذریعے سے ردِعمل ظاہر کرسکتے ہیں۔ کہانی کے کرداروں اور مختلف حصّوں پر اداکاری کرسکتے ہیں اور استاد کے کہانی سنانے کے دوران مختلف آوازوں سے صوتی اثرات پیدا کرکے کہانی سننے کے عمل میں شریک رہ سکتے ہیں۔

کہانیاں بچوں کو موقع دیتی ہیں کہ ہر بچہ اپنی فہم وفراست کے لحاظ سے کہانی سننے اور سنانے کے عمل میں شریک رہے۔ کہانی سننے کا عمل بچوں کو الفاظ کی درست ادائیگی اور صحیح لب ولہجہ سننے کے مواقع دیتا ہے اور اس طرح درست زبان کی بنیاد ایک نہایت دلفریب اور ہلکے پھلکے انداز سے مضبوط ہوتی جاتی ہے۔

کہانیاں کیوں ضروری ہیں؟

یوں تو کہانیاں دلچسپی، تفریح اور نصیحت کے لئے استعمال کی جاتی ہیں۔ لیکن کہانیوں کے اغراض و مقاصد اس سے کہیں بڑھ کر ہیں۔ مناسب طریقے سے سنائی گئی کہانی اور اس کے بعد کی سرگرمی کی بھرپور منصوبہ بندی سے مختلف مہارتوں کی نشوونما ہوتی ہے اور بچوں میں اخلاقی اقدار اور مثبت رویے بھی پروان چڑھتے ہیں۔ نشوونما کے تمام پہلو (لسانی، معاشرتی، جذباتی، تخلیقی، ذہنی اور جسمانی) ذہن میں رکھتے ہوئے کہانیوں کے ذریعے سے بچوں کی مکمل نشوونما ممکن ہے۔ ان تمام حقائق کے علاوہ کہانیوں سے مندرجہ ذیل مقاصد بھی پورے ہوتے ہیں :

- زبان کی نشوونما میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ (سننا، بولنا، پڑھنا، لکھنا)
- مل جل کر رہنے اور کھیلنے کی صلاحیت پروان چڑھتی ہے۔
- ایک دوسرے کو جاننے، ماننے، سراہنے اور برداشت کرنے کی عادت پڑتی ہے۔
- اپنی خوبیوں اور خامیوں کو پہچاننے کے مواقع ملتے ہیں۔
- زبان میں روانی پیدا کرتی ہیں۔
- معلومات میں اضافہ ہوتا ہے اور وہ مختلف چیزوں کے بارے میں سیکھتے ہیں۔
- دنیا کے بارے میں جاننے کے مواقع ملتے ہیں۔
- بچے ان چیزوں کے بارے میں بھی جانتے ہیں جو ابھی ان کے تجربے میں نہ آئی ہوں۔
- تخلیقی نشوونما ہوتی ہے۔
- سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیت پروان چڑھتی ہے۔
- کہانیوں سے بچے ترتیب، نتیجہ، سبب اور تسلسل جیسے تصورات سیکھتے ہیں۔
- بچے قومی اور مذہبی اقدار کے بارے میں جانتے ہیں۔

کہانیاں اور کمرۂ جماعت کی سرگرمیاں

☆ کسی بھی لوک داستان کو کہانی کے سانچے میں ڈھال لیں۔ پھر اپنے ذاتی خیالات وتخیلات بروئے کار لاتے ہوئے اسے ایک نئی کہانی کی شکل دیدیں۔ اس کے بعد سادہ اور آسان زبان کا استعمال کرتے ہوئے بچوں کو سنائیں۔

☆ کسی کہانی کو ساتھی اساتذہ کے ساتھ مل کر پڑھیں پھر ایک دوسرے کو اپنے اپنے طریقے سے اس کہانی کو سنائیں اور ایک دوسرے کی تجاویز پر عمل کرتے ہوئے بچوں کو بہتر انداز سے سنائیں۔

☆ بچوں کو تصویری کہانی سنانے سے پہلے اس تصویر کے بارے میں بچوں سے پوچھیے کہ وہ تصویر میں جو دیکھ رہے ہیں اسے بیان کریں۔

☆ بچوں کو کہانی کی کتاب کا سرورق دکھا کر انھیں بیان کرنے کا موقع دیں کہ ان کے خیال میں اس کتاب کے اندر کہانی کس چیز سے متعلق ہوگی۔

☆ بچوں کو کہانی سنانے کے بعد ان سے اس کہانی کا عنوان پوچھا جائے کہ 'ان کے خیال میں اس کہانی کا کیا نام ہوگا؟' پھر بچوں کو اصل عنوان بتایا جائے۔

☆ آدھی کہانی سنانے کے بعد بچوں سے کہا جائے کہ اسے مکمل کریں۔ پھر اصل کہانی کا اختتام پڑھ کر سنایا جائے۔

☆ بچوں سے کہا جاسکتا ہے کہ کوئی سی بھی پسندیدہ کہانی اپنی زبان میں سنائیں۔

☆ مختلف سوالات کے ذریعے سے کہانی کے کرداروں پر بات چیت کریں۔

☆ بہت چھوٹے بچے جو ابھی لکھنا نہیں جانتے وہ کہانی کے کرداروں یا ترتیب کی منظر کشی کر سکتے ہیں۔

☆ کہانی کے پلاٹ پر بچوں سے رول پلے کروائیں۔

☆ جو بچے لکھنا نہیں جانتے اور چاہتے ہی کہ ان کی بنائی ہوئی تصاویر پر جملے بھی لکھے ہوئے ہوں تو ایسے بچوں کی آپ مدد کریں اور وہ جو کچھ لکھوانا چاہتے ہیں ان کی کہانی کی تصاویر پر وہ لکھ دیں۔

☆ بچوں کو دائرے میں بٹھائیں اور کسی سنی ہوئی کہانی سے سرگرمی اس طرح سے شروع کریں کہ ایک بچہ کہانی کا پہلا جملہ کہے اور دوسرا بچہ کہانی آگے بڑھائے۔ اس طرح تمام بچوں کو شریک کرتے ہوئے کہانی مکمل کریں۔ خیال رہے کہ چھوٹے بچوں کے ساتھ کسی لمبی کہانی کا انتخاب نہ کیا جائے۔

☆ ساتھی اساتذہ یا بچوں کے والدین کو کمرۂ جماعت میں کہانیاں سنانے کے لئے مدعو کیا جاسکتا ہے۔

☆ کمرے میں کسی مناسب جگہ 'کہانی کا گوشہ' ترتیب دیں جہاں بچے آپس میں اور استاد کے ساتھ کہانیاں سن اور سنا سکیں۔

کھیل

کھیلوں کے ذریعے سے بچے زبان سیکھنے کی جانب خوشی سے آمادہ ہوتے ہیں اور کسی دباؤ کے بغیر اپنی مرضی سے نئے اور مشکل الفاظ بہ آسانی سیکھ لیتے ہیں۔ بچے کھیل میں شمولیت پر توجہ دیتے ہوئے استاد اور ساتھیوں سے بات چیت میں دلچسپی لیتے ہیں۔ کھیل میں جتنی زیادہ شمولیت بڑھتی ہے اتنی ہی ان کی زبان صاف، رواں اور اچھی ہوتی چلی جاتی ہے۔ کھیل دلچسپ اور بے خوف ماحول میں نئی زبان سیکھنے، نئے الفاظ دہرانے اور مشق کرنے کا بہترین موقع دیتے ہیں۔ بچے استاد کو رول ماڈل بناتے ہوئے اپنی استعداد اور صلاحیت کے لحاظ سے اپنے اصول خود وضع کر لیتے ہیں اور اس طرح سادہ سے مشکل کی جانب بڑھنے لگتے ہیں۔

تمثیل

بچے ڈرامائی کھیلوں کے ذریعے سے بھی زبان سیکھتے ہیں۔ امدادی اشیاء کا مناسب استعمال زبان اور ثقافت میں جان ڈال دیتا ہے۔ بچے کسی بھی کہانی یا نظم پر اداکاری کر سکتے ہیں۔ یہ رول پلے استاد کے تیار کردہ بھی ہوسکتے ہیں اور بچے جوڑیوں میں یا گروپس میں ساتھیوں کے ساتھ مل جل کر کام بھی کر سکتے ہیں۔ ابتدائی عمر سے ہی بچوں کی حوصلہ افزائی کرنا چاہیئے کہ وہ رول پلے کے ذریعے سے زبان میں نئے الفاظ کا استعمال کرنا سیکھیں۔ ڈرامائی کھیل بچوں کو مواقع اور آزادی مہیا کرتے ہیں کہ وہ مختلف آوازوں، جملوں اور آوازوں کے نمونوں سے تجربات کر سکیں اور انھیں آزما سکیں۔

زبان کی مہارتوں کو بہتر کس طرح بنایا جائے؟

والدین اور اساتذہ کے لئے چند مشورے

- ☆ زبان سیکھنا ایک سادہ اور آسان عمل نہیں ہے۔ اس میں وقت اور سیکھنے والے کی لگن کی ضرورت ہوتی ہے۔ استاد کو چاہیئے کہ بچوں کو اس عمل میں سرگرم اور ہر مرحلے میں اپنے ساتھ شامل رکھے۔
- ☆ زبان بات چیت اور آپس میں رابطے کا ایک ذریعہ ہے۔ زبان سیکھنے کے عمل میں مشق کی بڑی اہمیت ہے۔
- ☆ زبان کی مہارتیں: سننا، بولنا، پڑھنا اور لکھنا اسی وقت بہتر انداز میں نشوونما پاسکتی ہیں جبکہ زبان کی ان مہارتوں پر مرحلہ وار توجہ دی جائے، یعنی پہلے سننے اور بولنے کی صلاحیتیں پروان چڑھائی جائیں۔ جب بچہ صحیح زبان سنے گا تو پھر درست الفاظ کی ادائیگی بھی کرپائے گا۔ اس لئے ابتداء میں آپ کو چاہیئے کہ بچوں سے زیادہ سے زیادہ بات چیت کریں تاکہ انھیں زبان سے روشناس کروانے کے مواقع مل سکیں۔
- ☆ الفاظ مناسب تاثرات کے ساتھ دہرائیں (زبان کو صرف سادگی سے ادا نہ کریں)۔
- ☆ میوزک اور ریڈیو سننے، گیت اور نظمیں گانے اور ٹیلی وژن دیکھنے کے لئے مناسب وقت مختص کریں۔
- ☆ بچوں کو موقع دیں کہ وہ اپنی آواز بھی سن سکیں۔ اس مقصد کے لئے انھیں گیت اور کہانیاں بلند آواز میں پڑھنے، گنگنانے اور دہرانے دیں۔ (بچوں کی آواز ریکارڈ بھی کی جاسکتی ہے)۔
- ☆ نئے الفاظ مثالیں دے کر سمجھائیں۔ انھیں جملوں میں استعمال کرکے بتائیں۔
- ☆ الفاظ اور جملے بچوں کی مادری زبان میں بھی استعمال کریں۔
- ☆ بچوں کو تقاریر کے مواقع بھی دیں۔

ان تمام تجاویز کو بروئے کار لاکر سیکھنے کے فعال عمل کو ایک مؤثر ذریعۂ تدریس کے طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے۔

Source:

http://www.primarylanguages.org.uk/Teachers/Active_Learning/

http://www.student.city.ac.uk/~ej748/Eportfolio2/advice.php

سرگرمی

کلاس III

بچوں کے دو گروپس بنائے گئے۔ ایک گروپ کے بچوں کو الفاظ کاغذ پر لکھ کر دیئے گئے۔ دوسرے گروپ کے بچوں کو باری باری بلایا گیا اور ایک ایک لفظ کا کارڈ دیا گیا جس پر پہلے گروپ کو دیئے گئے الفاظ کی ضِد لکھی ہوئی تھی۔

دونوں گروپس کو تیار رہنے کا اشارہ دیا گیا اور پھر مقابلہ شروع ہوگیا۔ ہر ایک کو اپنا لفظ پڑھ کر دوسرے گروپ کے بچوں میں اس بچے کو ڈھونڈنا تھا جس کے پاس اس کی ضد والا لفظ تھا۔

تشبیہات

نگہت حسن

کسی چیز کی صفت بیان کرنے کے لئے اسے دوسری چیز سے مشابہ کرنا یا کسی اور چیز کی مثال دینا تشبیہہ کہلاتا ہے۔تشبیہات سے اس چیز کی صفات بہتر طور پر سامنے آتی ہیں۔ شاعر یا ادیب اپنی تحریروں یا شاعری میں اس کا استعمال کرتے ہیں۔ ایسی ہی کچھ تشبیہات کی فہرست دی جارہی ہے جو اردو زبان کی تدریس میں استعمال کی جاسکتی ہیں۔ آپ کے لئے کمرۂ جماعت کی ایک سرگرمی دی جارہی ہے۔ بچوں کے ساتھ اسے آزمائیے، یقیناً بچے آپ کو اپنی صلاحیتوں سے حیران کردیں گے۔

عنوان : میری آزاد شاعری

جماعت : پنجم تا ہفتم

مقاصد :

- بچوں کو اردو زبان کی لطافت سے روشناس کروانا
- اردو لغت میں اضافہ اور آزاد شاعری کی مشق کروانا

ضروری اشیاء :

کچھ نہیں

کیا کرنا ہے:

- بچوں کو تشبیہات کے بارے میں بتائیے۔ مثالوں کے ذریعے اپنی بات کی وضاحت کریں۔

(آپ کے لئے کچھ مثالیں دی جارہی ہیں)

ایسا حسین جیسے شہزادہ	ایسا معصوم جیسے فرشتہ
ایسا نازک جیسے پھول	ایسا سخت جیسے چٹان
ایسا نرم جیسے موم	ایسا روشن جیسے سورج
ایسا بہادر جیسے شیر	ایسا خوفناک جیسے جن
ایسا کڑوا جیسے کریلا	ایسا ملائم جیسے ریشم
ایسا احمق جیسے گدھا	ایسا سست جیسے کچھوا

- بچوں سے پوچھ کر ایک فہرست مرتب کریں۔ دیکھئے کہ وہ کتنی

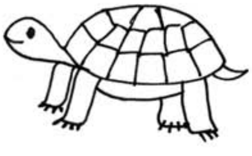

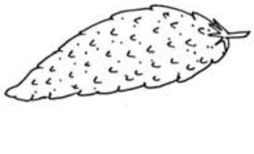

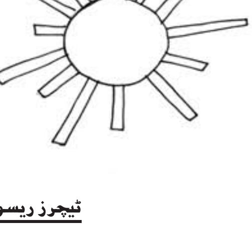

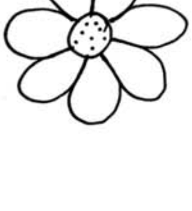

تشبیہات بنا سکتے ہیں۔ انھیں تختۂ تحریر پر لکھنا نہ بھولئے۔ بچے یقیناً عام بول چال میں استعمال ہونے والی تشبیہات بتائیں گے مثلاً 'ایسا معصوم جیسے بچہ' یا 'ایسا کڑوا جیسے کریلا'۔ بچوں کے جو بھی جواب ہوں انھیں قبول کریں۔

- آپ اپنی فہرست میں سے بھی کچھ نہ کچھ انھیں بتاتی رہیں۔ بچوں کو سوچنے کا مناسب وقت دیں، یہاں تک کہ آپ کے پاس مناسب تعداد کی مثالیں آجائیں۔
- جب فہرست مکمل ہوجائے تو ایک مرتبہ بچوں کے ساتھ مل کر اسے دو بارہ دیکھیں اور جہاں ضرورت ہو بچوں کو مشکل الفاظ کے معنی سے بھی آگاہ کرتی رہیں۔

بچوں سے بات کریں کہ ادیب اور شاعر اپنی تخلیق میں کس طرح سے تشبیہات کا استعمال کرتے ہیں مثلاً کسی کے حسن کو بیان کرنے کے لئے وہ اسے شہزادوں سے تشبیہ بھی دے سکتے ہیں اور پریوں سے بھی۔ ان میں سے بہت سی تشبیہات وقت کے ساتھ ساتھ بے معنی ہوچکی ہیں اور کچھ نئ تشبیہات نے بھی ان کی جگہ لے لی ہے۔ بچوں کو دعوت دیں کہ وہ تشبیہات کا استعمال کرتے ہوئے نظم تخلیق کریں اور دیکھیں کہ وہ اپنی تخلیق میں کتنی تشبیہات کا استعمال کرسکتے ہیں۔ اگر بچوں کو نظم لکھنے میں کسی دشواری کا سامنا ہو تو ان سے کہا جاسکتا ہے کہ وہ ابتداء میں نظم کے بجائے تشبیہات کا استعمال کرتے ہوئے ایک پیراگراف بھی لکھ سکتے ہیں۔ ان کی نظم یا پیراگراف مزاحیہ انداز کا ہوسکتا ہے۔ بچوں کو دو ایک نمونے دکھایئے تاکہ وہ بغیر کسی دقّت کے اپنے کام کا آغاز کرسکیں۔

بچوں کو یہ تشبیہات استعمال کرنے کے مختلف طریقوں سے بھی آگاہ کریں۔ انھیں بتایئے کہ وہ 'ایسا حسین جیسے شہزادہ' کے بجائے، 'شہزادوں جیسا حسین' یا 'پھولوں جیسا نازک' بھی استعمال کرسکتے ہیں۔ اس کے علاوہ بچے جو تشبیہ استعمال کرنا چاہیں استعمال کرسکتے ہیں۔ بچے 'ایسی حسین جیسے شہزادی' کے بجائے 'ایسی حسین جیسے پری' یا 'ایسا احمق جیسے گدھا' کے بجائے 'ایسا احمق جیسے گائے' بھی استعمال کرسکتے ہیں۔

تشبیہات کے استعمال کے چند نمونے :

میری بلی

میں نے ایک بلی پالی
ایسی نازک جیسے پھول
ایسی شریر جیسے بندر
ایسی بہادر جیسے شیر
اسی لئے ہے شیر کی خالہ

میرے ابّا

میرے ابا کہتے ہیں
باجی ایسی معصوم جیسے فرشتہ
امی کا دل ایسے جیسے ہو شفاف شیشہ
بھیا بہادر جیسے شیر
منا ہلکا جیسے پھول
مجھے کہیں وہ
ایسا احمق جیسے گدھا

- بچوں کو تشبیہات سے متعلق نظمیں پڑھ کر سنایئے۔
- بچوں کو موقع دیں کہ وہ پہلے چھوٹے گروپس میں آپس میں بات چیت کریں اور نظمیں بنانے کی کوشش کریں۔
- پھر ہر بچہ انفرادی طور پر انھیں اپنی کاپیوں میں لکھے۔
- جب سب بچے اپنا کام مکمل کرلیں تو گروپ میں ہی ایک دوسرے کو اپنی نظمیں پڑھ کر سنائیں۔
- اس کے بعد سب کو ہدایت دیں کہ وہ اپنی نظمیں خوشخط تحریر کرکے سوفٹ بورڈ پر آویزاں کریں تاکہ تمام بچے انھیں پڑھ سکیں اور انھیں نئے خیالات مل سکیں۔

زبان کی فعال تدریس اور لائبریری

جوں جوں بچے بڑے ہوتے ہیں ان میں پڑھنے کی صلاحیت بڑھتی جاتی ہے۔ بعض مرتبہ اساتذہ یہ سمجھنے لگتے ہیں کہ بچے نصاب کی کتابوں کے علاوہ بھی پڑھنے کی صلاحیت پر پوری طرح عبور حاصل کر چکے ہیں۔ اہم بات یہ ہونا چاہیئے کہ بچوں میں مطالعہ کا شوق پیدا کیا جائے۔

بچوں میں پڑھنے کا شوق اجاگر کرنے کے لئے انھیں ان کی دلچسپی کی کتابیں پڑھنے کی آزادی ہونا چاہیئے۔ ابتداء میں انھیں ان کی ذاتی دلچسپیوں کے مواد اور اردگرد کے ماحول کے بارے میں معلوماتی کتابیں پڑھنے کو دی جائیں۔ پھر رفتہ رفتہ مطالعہ کا دائرہ وسیع کیا جائے۔ آپ کو چاہیئے کہ اپنی جماعت میں لائبریری کا گوشہ بنائیں اور اس میں بچوں کی پسند کی کتابیں رکھیں۔ اگر آپ کے اسکول میں لائبریری موجود ہے تو بحیثیت استاد بچوں میں یہ شعور اجاگر کریں کہ لائبریری اور وہاں موجود کتابوں کا صحیح استعمال کیسے کیا جائے۔

ذیل میں کچھ تجاویز دی جارہی ہیں تاکہ آپ بچوں کو لائبریری کا صحیح استعمال سکھا سکیں۔

لائبریری کا استعمال

بچوں کے سامنے کتابوں کا ایک ڈھیر رکھیں اور ان سے کہیں کہ میں اس ڈھیر میں سے کہانی کی فلاں کتاب (نام لے کر) ڈھونڈ رہی ہوں اور یہ کہانی میں آپ کو ابھی سناؤں گی۔ یہ کہہ کر کتابوں کے ڈھیر میں سے مطلوبہ کتاب تلاش کرنا شروع کردیں (اگر بچے کتاب کی تلاش میں آپ کی مدد کرنا چاہیں تو آپ ان کی مدد قبول کرلیں)۔ اس کام میں جان بوجھ کر دیر لگائیں۔ کہانی کی کتاب ملنے پر خوشی کا اظہار کریں اور کہیں 'اف توبہ! اتنی دیر میں ملی ہے۔' پھر بچوں سے سوال کریں 'کیا مجھے کہانی کی کتاب آسانی سے ملی ہے؟' کتاب ڈھونڈنے میں میرا کتنا وقت صرف ہوا؟ کیا اور لوگوں نے بھی کتاب ڈھونڈنے میں میری مدد کی؟'

بچوں کو جواب دینے کے لئے مناسب وقت دیں۔

پھر کتابوں کے ڈھیر میں سے عنوانات کے لحاظ سے کتابیں الگ کریں۔ مثلاً ۳ ریاضی کی، ۴ دینیات کی، ۶ کہانی کی، ایک ماحولیات کی۔ پھر بچوں سے پوچھیں 'اگر ہمیں کہانی کی کتاب چاہیئے تو ہم کون سی ڈھیری میں تلاش کریں گے۔ کیا اس میں، اس میں یا پھر اس میں؟' اس طرح مختلف ڈھیریوں کی جانب اشارہ کرکے پوچھیں۔ پھر سوال پوچھیں 'کیا اس طرح ایک جیسی کتابیں ایک جگہ رکھنے سے ہماری مطلوبہ کتاب ہمیں آسانی سے اور جلدی مل جائے گی؟'

بچوں کو سمجھایئے کہ اسی طرح لائبریری میں بھی ایک طرح کی کتابیں ایک جگہ رکھی جاتی ہیں تاکہ ڈھونڈنے میں آسانی ہو اور سب کو معلوم بھی ہوسکے کہ کون سی کتاب کس جگہ اور کس خانے میں ملے گی۔ فرق صرف اتنا ہوتا ہے کہ لائبریری میں کتابیں ڈھیر کی صورت میں ایک جگہ جمع نہیں ہوتیں بلکہ لائبریری کے مخصوص سسٹم کے تحت سلیقے اور قرینے سے شیلف یا تختوں پر رکھی جاتی ہیں۔ اس لئے ہمیں چاہیئے کہ ہم لائبریری کی صفائی اور کتابوں کی ترتیب کا خیال رکھیں اور جس جگہ سے کوئی کتاب اٹھائیں اسے دیکھنے یا پڑھنے کے بعد واپس اسی جگہ رکھیں یا لائبریری کے نگران کو واپس کریں۔

کتابوں کا استعمال

بچوں میں کتاب سے لگاؤ پیدا کرنے کے لئے انھیں مختلف کتابیں دیکھنے کا موقع دیں۔ بچوں کو کتاب کے مختلف حصّے دکھائیں اور ان کے بارے میں مختصراً بتائیں بھی۔ فہرست کا صفحہ نکلوائیں اور ان سے پوچھیں کہ 'اس صفحے کا کیا مقصد ہے؟ اس سے آپ کی سمجھ میں کیا آرہا ہے؟' بچوں کو بتایئے کہ اس کے کیا مقاصد ہیں۔ ایک تو ہمیں یہ معلوم ہوسکتا ہے کہ اس کتاب میں کیا ہے اور دوسرے ہمیں یہ بھی پتا چلتا ہے کہ فلاں سبق/مضمون کس صفحے پر ہے۔
کتاب ہاتھ میں لے کر بچوں کو کتاب پکڑنے کا صحیح طریقہ بتائیں۔

بچوں میں مطالعہ کا شوق اجاگر کرنا

۱۔ مختلف اقسام کی کتابوں کا ذخیرہ جمع کرنا :

اپنی جماعت میں لائبریری کا گوشہ بنائیں اور مختلف اقسام کی کتابیں رکھیں۔ کیونکہ ہم سب جانتے ہیں کہ ہماری پسند نا پسند ایک دوسرے سے جدا ہوتی ہے اور اسی طرح بچوں کی بھی۔ بچوں کے مشہور اور مقبول مصنفین کی کتابوں کے علاوہ بچوں کی تخلیق بھی گوشوں میں رکھیں۔

۲۔ خود پڑھنا :

اگر بچوں میں پڑھنے کا شوق اجاگر کرنا ہے تو بحیثیت استاد آپ کو چاہیئے کہ جس وقت بچے پڑھنے میں مشغول ہوں تو آپ بھی خاموشی کے ساتھ کچھ پڑھیئے تاکہ بچوں پر پڑھنے کی اہمیت واضح ہوسکے اور وہ یہ جان سکیں کہ پڑھنا بے مصرف نہیں ہے اور پڑھنے کا وقت دیگر مضامین کے اوقات کی طرح اہم ہے۔

۳۔ پڑھنے کے لئے مناسب وقت مہیا کرنا :

پڑھنے کے لئے ٹائم ٹیبل میں وقت مختص کریں۔ پڑھنے کی سرگرمی کو اہمیت دیں۔

۴۔ 'لگاؤ' پیدا کرنا، نہ کہ 'دباؤ' :

پڑھنے کے لئے بچوں کو ان کی مرضی اور خوشی سے آمادہ کریں۔ آپ کے لئے یہ جاننا ضروری ہے کہ بچے زبردستی کرنے سے پڑھنے کی صلاحیت میں مہارت حاصل نہ کرپائیں گے اور پڑھنے کی سرگرمی سے شاید ہمیشہ کے لئے بدظن ہوجائیں گے۔

۵۔ اپنی مہارتوں کو مزید نکھارنا :

بچوں کو یہ باور کروایئے کہ کسی بھی صلاحیت پر عبور حاصل کرنے کے لئے یا مہارت کے لئے مشق کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح پڑھنے کی صلاحیت بھی ہے۔ بچے جتنا زیادہ پڑھیں گے ان کی پڑھنے کی صلاحیتیں اتنی ہی بہتر ہوں گی۔

۶۔ کتاب پڑھنے کے بعد...؟ :

جب بچے انفرادی یا مل کر کسی کتاب کو ختم کریں تو پھر اس کے بعد اس کتاب سے متعلق کوئی سرگرمی ضرور کروائیں۔ اس سرگرمی میں کتاب کے اہم یا پسندیدہ حصے دہرانا یا اپنے لفظوں یا ڈرائینگ میں بیان کرنا شامل ہوسکتا ہے یا رول پلے وغیرہ۔

۷۔ بلند خوانی کی حوصلہ افزائی کرنا :

بچوں کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ کتاب کے مختلف حصے ایک دوسرے کو باآواز بلند سنائیں۔

۸۔ گنگنانا، لہکنا، تھرکنا اور دہرانا:

پڑھانے میں روانی کے لئے نظموں اور گیتوں کی بھی بڑی اہمیت ہے۔ بچوں کو گنگنانے، لہرانے اور تھرکنے کے مواقع دیں۔

۹۔ بچوں کو منصف بنانا اور اپنی تخلیق پر فخر کرنا سکھانا :

بچوں کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ اپنے احساسات و خیالات کو لفظوں میں ڈھال سکیں۔ انھیں بتایئے کہ یہ تمام کتابیں ان جیسے لوگوں نے ہی لکھی ہیں۔

۱۰۔ کتاب کا مواد سمجھنے اور محسوس کرنے میں بچوں کی مدد کرنا:

بچے جہاں کہیں کسی کتاب کو سمجھنے میں دقّت محسوس کریں تو آپ کا فرض ہے کہ بچوں کی الجھن کو دور کریں۔